

رنگ زرد ہی تھا، جو موت کے خوف سے پیدا ہوا تھا۔ خوف یہ کہ زندگی جیسی گزارنی چاہیے تھی، نہ گزری۔ خدا جانے مرنے کے بعد کیا حالت پیش آئے اور کبسی گزرے۔ شعر میں جو لفظی مناسبتیں ہیں، وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

۳۔ لغات - تالیف : جمع کرنا - ترتیب دینا۔

تشریح :- جب میرے خیالات کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا اور افکار کے اوراق منتشر تھے۔ یعنی میں طفلی کے عالم میں تھا۔ معلوم ہے کہ طفلی کی حالت میں انسان کے خیالات و افکار اکٹھے نہیں ہوتے، جیسے بچگی کی منزل پر پہنچ جانے کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ میں اس زمانے میں بھی وفا کی کتابیں مرتب کر رہا تھا۔ گویا دورِ طفلی میں بھی مجھے عشق ہی سے دلچسپی تھی اور اس زمانے میں بھی پختہ کار عاشقوں کی سی حیثیت حاصل تھی۔

۴۔ لغات - گرد تھا : بے حقیقت تھا - بیچ تھا۔

تشریح :- اب دل سے جگر تک خون کے دریا کا کنارہ بنا ہوا ہے۔ اس راستے میں پہلے پھولوں کا جلوہ بھی بے حقیقت اور بے حیثیت معلوم ہوتا تھا یا یہ کہ سہراستے میں گرد و غبار ہوتا ہے۔ اس راستے میں پہلے پھولوں کے جلوے کو گرد و غبار کی حیثیت حاصل تھی۔

دریا ئے خون کے بجائے ساحل دریا ئے خوں لانے سے بظاہر یہ مقصود ہے کہ دل اور جگر دونوں خون ہوئے اور اس خون نے ایک دریا کی حیثیت حاصل کر لی۔ خون بہ چکا، اب صرف ساحل باقی رہ گیا ہے۔ اس سے اس مقام کی بے رونقی اور ویرانی نمایاں ہوتی ہے۔

شعر کا مضمون یہ ہے کہ جہاں اب جانکا ہی اور جگر گدازی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، وہاں پیشتر عیش و نشاط کی بہترین بہار چھائی ہوئی تھی۔

۵۔ تشریح - عاشق کو غمِ عشق کی کشمکش سے کبھی نجات نہیں ملتی۔ اگر دل

سہرا نکا بھرا گدا ہوتا ہے، کالکا جانا، کالکا درد کا درد منجاتا ہے۔ یعنی جیت تک